سات صدیوں پر پھیلا ہوا طویل زمانہ گذرنے کے بعد

قرطبہ کے نواح میں تعمیر ہونیوالی مسجد بشارت کی روح پرور و ولولہ انگیز افتتاحی تقریب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (ایدہ اللہ) کا مشن ہاؤس میں ایک وسیع پریس کانفرنس سے خطاب

افتتاحی تقریب میں اقوام عالم کے دو ہزار احمدی نمائندوں کے علاوہ تین ہزار سے زائد ہسپانوی باشندوں کی شرکت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح، حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام کے خطابات

(قسط دوم)

الفضل کے وقائع نگار خصوصی کے قلم سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پریس کانفرنس سے خطاب

۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو مسجد بشارت سپین میں جمعہ کی نماز پڑھا کر اس کا افتتاح فرمانے کے بعد سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ساڑھے پانچ بجے شام کے بعد مسجد سے ملحق احمدیہ مشن ہاؤس سپین کے ڈرائنگ روم میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ اس میں حضور نے سپین میں مسجد کی تعمیر، اس کے مقصد، اور سپین میں اسلام کے دوبارہ غالب آنے سے متعلق اخبار نویسوں کے متعدد سوالوں کے جواب دیئے۔ حضور نے واضح فرمایا کہ اس زمانہ میں اسلام کا ساری دنیا میں غالب آنا مقدر ہے اس لئے اہل سپین کے قلوب پر فتح کے ذریعہ ان کا بھی اسلام کی آغوش میں آنا ایک خدائی تقدیر ہے جسے کوئی بدل نہیں سکتا۔

صدیوں بعد سپین میں مسجد کی تعمیر اہل سپین کے لئے ایک تعجب انگیز تجربہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ وہ اس لحاظ سے محو حیرت ہیں کہ کہیں جماعت احمدیہ کا یہ جرأت مندانہ اقدام تاریخ دہرائے جانے کے عمل کا آغاز اور ایک انقلاب کا پیش خیمہ تو نہیں ہے۔ اس لئے سپین میں مسجد کی تعمیر بحمد اللہ پورے سپین میں زبردست ہلچل مچانے کا موجب ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور ایدہ اللہ اپنے اس تاریخی دورۂ سپین میں جہاں کہیں بھی تشریف لے گئے اخبار نویس حضور کی طرف کھنچے چلے آئے اور سایہ کی طرح ساتھ لگے رہے ملاگا، غرناطہ، قرطبہ، پیدرو آباد، وغیرہ مقامات پر اسی طرح مسلمانوں کی عظمت رفتہ کے آئینہ دار "قصر الحمرا" کے معائنہ کے دوران بھی مختلف اخباروں کے نمائندے آ آ کر سوالات دریافت کرتے اور حضور کے تاثرات قلمبند کرتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ احمدیہ مشن ہاؤس میں منعقد ہونے والی اس پریس کانفرنس میں بھی اخبار نویس اور پریس فوٹو گرافر بڑی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے حسب معمول بہت کرید کرید کر سوالات دریافت کئے حضور نے ان کے سوالوں کے کسی قدر اختصار کے ساتھ جامع جواب دیئے۔

پہلا سوال ایک اخبار نویس کی طرف سے اس ریمارک کی شکل میں تھا کہ آپ کے لئے تو آج کا (یعنی مسجد کے افتتاح) کا دن بہت اہمیت کا حامل ہے۔ حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ کیلئے بلاشبہ یہ ایک بہت ہی یادگار دن ہے کیونکہ ہم بجا طور پر امید رکھتے ہیں کہ خدا کا یہ نیا گھر جو اس سرزمین میں صدیوں بعد تعمیر ہوا ہے اہل سپین کے دلوں کو کھولنے اور ان میں اسلام کے از سر نو داخل ہونے کا موجب ثابت ہوگا۔ ایک اور اخبار نویس نے دریافت کیا کہ کیا قرآن یا دوسرے اسلامی لٹریچر میں کوئی ایسی پیشگوئی بھی ہے جس سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہو کہ خاص طور پر سپین میں پھر غالب آ جائے گا؟ جواب میں حضور نے فرمایا پیشگوئی یہ ہے کہ اس آخری زمانہ میں اسلام کا ساری دنیا میں بہر طور غالب آنا مقدر ہے۔ اس ہمہ گیر پیشگوئی میں یقیناً سپین بھی شامل ہے۔

اس سوال کے جواب میں کہ جماعت احمدیہ نے خاص طور پر قرطبہ کے نواحی قصبے پیدرو آباد کے قریب مسجد کیوں تعمیر کی ہے جب کہ وہ بڑے شہروں میں سے کسی شہر کا رخ کر کے وہاں مسجد تعمیر کر سکتی تھی؟ حضور نے فرمایا اس قصبہ یا قرطبہ سے ۲۵ کلومیٹر باہر واقع اس جگہ کی کوئی روایتی اہمیت نہیں ہے میرے پیش رو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اپنے ایک دورۂ سپین کے دوران یہاں کے لوگوں کو بہت خلیق اور محبت کرنے والا پایا اس واسطے محبت کے پیغام کی اشاعت عام کیلئے یہ جگہ آپ کو آئیڈیل نظر آئی۔ اس خصوصیت کی وجہ سے آپ نے اس جگہ کا انتخاب مناسب سمجھا اور اب یہ جگہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اس کی دی ہوئی توفیق سے محبت کے پیغام کی اشاعت عام کا مرکز بن گئی ہے۔

سوال کیا گیا کہ مسجد بنانے کے بعد کیا آپ اس میں کوئی اور پروگرام بھی شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا ہم علامتی مسجد بنانے کے قائل نہیں ہیں۔ مسجد خدا کا گھر ہوتی ہے۔ اس لئے لازمی طور پر یہ صحیح معنوں میں عبادتگاہ ہونی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کی عبادت اور خالص دینی کاموں کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے اسے استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ اس اخبار نویس کا اسی ضمن میں دوسرا سوال یہ تھا کہ اس مسجد کے اخراجات آپ نے کہاں سے حاصل کئے؟ حضور نے جواباً فرمایا اس کے تمام تر اخراجات انگلستان کے احمدیوں نے برداشت کئے ہیں۔ ان کے رضاکارانہ چندوں سے اس کی تعمیر عمل میں آئی ہے۔

ایک اور اخبار نویس نے پوچھا کیا آپ ثقافتی انقلاب کے علمبردار ہیں۔ حضور نے جواب دیا براہ راست ثقافتی انقلاب برپا کرنا ہمارے مدنظر نہیں ہے اور نہ ہم اس کے قائل ہیں۔ ہم ایمان باللہ ایمان بالرسل، مذہبی عقائد اور ان کے عملی تقاضوں کے طور پر اخلاق عالیہ کو دنیا میں عام کرنا چاہتے ہیں یہی ہمارا مقصد ہے اور اسی میں ہم کوشاں ہیں۔ ثقافتی تبدیلی ان کے نتیجہ میں خود بخود آئے گی۔ جو انقلاب خود انسان کے اندر سے ابھرے وہی حقیقی اور دیرپا انقلاب ہوتا ہے۔

ایک سوال یہ تھا کہ آپ کی جماعت کا مقصد تمام اسلامی فرقوں اور جملہ مذاہب کو متحد کرنا ہے اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے آپ کی جماعت کیا پروگرام رکھتی ہے؟ حضور نے فرمایا ہم باہمی دشمنی اور بغض و عناد کے سخت خلاف ہیں اور صلح و آشتی کے شدت سے قائل ہیں اور اس بات کے بھی متمنی ہیں کہ حقیقی اتحاد پیدا ہو۔ لیکن ہمارا اتحاد کا طریق اور مقصد مختلف ہے۔ اس بارہ میں ہمارا طریق وہی ہے جو انبیاء علیہم السلام نے اختیار کیا۔ ہم پوری نوع انسانی کو اللہ کے جھنڈے تلے جمع کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اعتقادات اور نظریات میں مفاہمتوں (COMPROMISES) پر یقین نہیں رکھتے۔ نظریات میں ایسی مفاہمت تو مصنوعی اتحاد کے لئے کی جاتی ہے۔ ایسے اتحاد برائے نام ہوتے ہیں اور دیرپا ثابت نہیں ہوتے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ✦ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
دائمی ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
ون ۴۴۹
۱۷/۳۶ | بدھ ۱۸ ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ ۶ اخاء ۱۳۶۱ ہش ۶ اکتوبر ۱۹۸۲ء | نمبر ۲۲۳

رجسٹرڈ ٹیلیفون: ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اخبار نویس نے براہ راست سوال کرتے ہوئے دریافت کیا چرچ کے ساتھ آپ کے تعلقات کی نوعیت کیا ہوگی۔ حضور نے جواباً فرمایا دو مذاہب ہیں جبکہ دونوں اپنی اپنی جگہ ایک خدا کی طرف سے ہونے کے مدعی ہوں دشمنی نہیں ہو سکتی۔ کوئی مذہب بھی اگر واقعی وہ مذہب ہے دوسروں سے دشمنی رکھنا نہیں سکھاتا۔ اگر کوئی مذہب دوسروں سے دشمنی کی تعلیم دیتا ہے تو وہ فی الحقیقت مذہب ہے ہی نہیں۔ اختلاف عقائد کے باوجود چرچ سے ہمارے تعلقات دشمنی پر مبنی نہیں ہو سکتے۔

پوچھا گیا آج کل یورپ میں مذہب سے بیزاری بڑھ رہی ہے پھر بھی ہم دیکھتے ہیں آجکل مختلف مذاہب نے یورپ پر دھاوا بول رکھا ہے آپ کے نزدیک اس کی وجہ کیا ہے۔ حضور نے فرمایا یہ تو صحیح ہے کہ یورپ کے لوگوں کی مذہب میں دلچسپی دن بدن کم ہو رہی ہے اور بیزاری کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ اس کے نتیجہ میں یہاں ایک روحانی خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ خلاء کبھی دیرپا نہیں ہوتا۔ مذہب سے بیزاری کے نتیجہ میں وہاں بے راہ روی بڑھ رہی ہے اور ہولناک صورت اختیار کر چکی ہے اسی لئے ساتھ کے ساتھ ایک نئے نظام کی تلاش کا جذبہ بھی شدت سے ابھر رہا ہے۔ مختلف مذاہب کے پیروؤں کی کوشش یہ ہے کہ اس خلاء کو وہ اپنے مذہب سے پُر کریں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ اسلام ہی اس خلاء کو پُر کرنے میں کامیاب ہوگا۔

اس پر ایک اخبار نویس نے پوچھا سپین میں احمدیوں کی تعداد کتنی ہے؟ حضور نے اس کے جواب میں فرمایا۔ پہلی مرتبہ میں ۱۹۵۷ء میں سپین آیا تھا۔ اب تعداد اس سے تین گنا زیادہ بڑھ چکی ہے جتنی تعداد میں فلسطین کے اندر مسیح علیہ السلام نے عیسائی بنائے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ ابتدا میں اگر تعداد تھوڑی ہو تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اصل اہمیت تو اس بات کو حاصل ہے کہ PRODUCTIVE CELL کی طرح ہر احمدی میں بڑھنے اور پھیلنے کی استعداد اور جذبہ ہونا چاہیئے اگر یہ استعداد اور جذبہ موجود ہو تو تعداد کا بڑھنا کوئی مشکل نہیں۔ یہی بات میں نے سپینش احمدیوں سے کہی ہے۔ میں نے انہیں بتایا ہے کہ اپنی کم تعداد سے مت گھبراؤ بلکہ PRODUCTIVE CELL بننے کی کوشش کرو۔ اگر ہر احمدی ہر سال ایک فرد کو احمدی بناتا چلا جائے تو چند سالوں میں تعداد کہیں سے کہیں پہنچ سکتی ہے۔

ایک اور اخبار نویس نے دریافت کیا، کیا قرآن میں کسی ہولناک عالمی جنگ کی پیشگوئی ملتی ہے۔ حضور نے بتایا سورۃ طٰہٰ میں اور اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں آخری زمانہ میں نہایت ہولناک عالمی جنگ چھڑنے کی پیشگوئی موجود ہے۔ اس میں خبر دی گئی ہے کہ یہ ایسی خوفناک جنگ ہوگی کہ بعض علاقوں سے زندگی کا نام و نشان مٹ جائے گا۔

ایک اخبار نویس نے عرض کیا آپ کے لئے یہ بات قابلِ فخر ہے کہ اس میں عالمی عدالت کے سابق صدر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور نوبل انعام یافتہ سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام جیسے عالمی شہرت کی حامل عظیم ہستیاں موجود ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا انعام ہے اور اس پر ہم اپنے رب کے شکر گزار ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ وہ مستقبل میں اور بھی ایسے وجود جماعت میں پیدا کرے گا۔

بعض اخبار نویسوں نے ایران وغیرہ کی صورتِ حال کے بارہ میں بھی سوال کرنا چاہا۔ حضور نے فرمایا یہ سیاسی باتیں ہیں مجھے اس بحث میں نہ گھسیٹیں کیونکہ ہماری جماعت خالصتاً ایک مذہبی جماعت ہے ہمیں کسی دنیوی شخصیت سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ہمارا تعلق صرف ایک عظیم ترین ہستی سے ہے اور وہ ہیں ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

یہ پریس کانفرنس قریباً ایک گھنٹہ جاری رہی اور ساڑھے چھ بجے شام کے بعد اختتام پذیر ہوئی۔

عید کا سماں

جیسا کہ قبل ازیں لکھا جا چکا ہے مسجد بشارت کے افتتاح کا دن دنیا بھر کے احمدیوں کے لئے عید کی خوشیاں لے کر طلوع ہوا تھا اور ایک کروڑ سے زائد انسانوں کے قلوب سے پھوٹنے والی یہ خوشیاں دنیا کے تقریباً ۴۰ ممالک کے دو ہزار نمائندوں کے ذریعہ پیدرو آباد سے ملحق اس قطعہ زمین پر سمٹ آئی تھیں جس پر مسجد بشارت تعمیر ہوئی ہے۔ ہر چند کہ اس روز صبح سے ہی اس خوش نصیب قطعہ زمین پر اقوامِ عالم کے ان نمائندوں کی آمد کے خوش کن سلسلہ، ترقی پذیر رونق اور گہما گہمی کی وجہ سے خوشی کی ایک لہر دوڑی ہوئی تھی اور اس میں مسلسل اضافہ ہو رہا تھا۔ لیکن گہما گہمی اور روحانی کیف و سرور کی یہ ناقابلِ بیان کیفیت، بجے شام اس وقت اپنے نقطۂ عروج کو پہنچی جب مسجد بشارت کے احاطہ میں افتتاحی تقریب کے سلسلہ میں جلسۂ عام منعقد ہوا اور اس جلسۂ عام کی تقریب کے سلسلہ میں ان معززین اور عمائدین کے علاوہ جنہیں بطور خاص مدعو کیا گیا تھا مسجد کی نواحی بستیوں کے لوگ مرد عورت اور بچے گروہ در گروہ ہنسی خوشی مسجد کی طرف کھنچے چلے آئے اور آتے ہی چلے گئے حتیٰ کہ ان کی تعداد تین ہزار سے بھی تجاوز کر گئی اور اس جلسۂ عام کی حاضری احمدی احباب کو شامل کر کے پانچ ہزار سے متجاوز ہو کر توقع سے کہیں آگے نکل گئی۔ حتیٰ کہ مسجد اور مشن ہاؤس کا پورا احاطہ مردوں اور عورتوں سے اس طرح پُر ہو گیا کہ ہر طرف انسان ہی انسان نظر آنے لگے۔ ہنستے بولتے خوشیوں اور مسرتوں میں سرشار انسان۔

وسیع جلسہ گاہ

جلسۂ عام کی شکل میں منعقد ہونیوالی اس خصوصی تقریب کا اہتمام مسجد بشارت کے احاطہ میں ایک وسیع شامیانہ کے نیچے کیا گیا تھا۔ اسٹیج کے پیچھے اوپر کی جانب آسمانی رنگ کے ایک بڑے سائز (۵ میٹر، ۳½ میٹر) کے خوشنما کپڑے پر نہایت جلی اور خوبصورت حروف میں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

لکھا ہوا تھا جس کے نیچے اس کا ہسپانوی زبان میں ترجمہ درج تھا۔ بڑے سائز کا یہ بینر اس قدر خوبصورت اور دلکش تھا کہ ہر آنیوالے کو اپنی طرف متوجہ کئے بغیر نہ رہتا تھا اور پہلی ہی نظر میں وہ کلمہ طیبہ اور اس کے مفہوم سے آگاہ ہو جاتا تھا یہ جاذبِ نظر بینر مبلغ انگلستان مکرم ہادی علی صاحب کا تیار کردہ تھا۔ علاوہ ازیں جلسہ گاہ کو متعدد دوسرے خوبصورت بینروں سے سجایا گیا تھا جن پر اسلام کے محاسن نیز سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کا ترجمہ درج تھا۔ اس جلسہ گاہ میں دو ہزار کرسیاں بچھا کر معزز ہسپانوی مہمانوں کے علاوہ تین درجن سے زائد ملکوں کے نمائندہ وفود کو ایک خاص ترتیب اور نظام کے ساتھ بٹھایا گیا تھا۔ چار براعظموں ایشیا، افریقہ، یورپ اور امریکہ کے یہ نمائندہ وفود اپنے اپنے رنگا رنگ قومی لباسوں میں ملبوس جلسہ گاہ میں بیٹھے ایک عجب منظر پیش کر رہے تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ اسود و احمر اور شرقی و غربی ایک جگہ جمع ہو کر اپنے باہم و گر ایک ہونے کا عملی مظاہرہ کر کے یہ باور کرا رہے ہیں کہ رنگ و نسل کے تمام امتیازات مٹنے اور نوعِ انسانی کے صحیح معنوں میں ایک ہونے کا زمانہ قریب آ پہنچا ہے۔ روئے زمین کے تمام انسان دینِ واحد پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو کر ثابت کر دکھائیں گے کہ پوری نوعِ انسانی کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی برکت سے حقیقی اتحاد سے مالا مال ہو چکی ہے۔ سب کا ایک خدا، ایک رسول، ایک کتاب ہے اور سب امت واحدہ کی شکل میں ایک بن چکے ہیں۔

دوسری طرف قرطبہ شہر پیدرو آباد اور دیگر نواحی بستیوں کے ہسپانوی باشندوں (مردوں عورتوں اور بچوں) کی آمد کا سلسلہ بھی جاری تھا یوں معلوم ہوتا تھا کہ مسجد بشارت انہیں اپنی طرف کھینچ رہی ہے اور وہ بے اختیار کھنچے چلے آ رہے ہیں ساڑھے چھ بجے تک مسجد کا پورا احاطہ خدائی تصرف کے تحت کھنچے آنیوالے ان ہسپانوی باشندوں سے پُر ہو گیا۔ وہ سب شامیانے سے باہر کی طرف احاطہ کی آخری حدود تک پھیلے ہوئے تھے۔ وہ سب ہنس بول رہے اور اپنے علاقہ میں مسجد کی خوبصورت عمارت کی تعمیر پر خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔ وہ آتے چلے گئے اور احباب جماعت ان کے لئے کرسیاں خالی کر کے انہیں اپنی جگہ بٹھاتے چلے گئے۔ کرسیاں دو ہزار سے کچھ زائد تھیں ان سے زیادہ کو بٹھانا ممکن نہ تھا۔ اس لئے ایک ہزار سے زائد ہسپانوی باشندوں نے بخوشی کھڑے رہ کر افتتاحی جلسہ کی کارروائی سننے پر آمادگی کا اظہار کیا۔ وہ شامیانے سے باہر اس وسیع و عریض قطعہ میں پھیل گئے جس میں حال ہی میں گھاس لگائی گئی ہے اور ابھی پوری طرح اُگی بھی نہیں ہے۔ اس طرح دو ہزار احمدی احباب کو شامل کر کے جلسہ میں شرکت کرنیوالوں کی تعداد پانچ ہزار سے بھی تجاوز کر گئی۔ معززین میں جنہیں خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا نواحی شہروں کے میئر صاحبان، بعض مرکزی و مقامی افسران، دانشور اور پادری صاحبان شامل تھے

حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری اور کارروائی کا آغاز

جب جملہ مہمانانِ کرام اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے یا ایسی جگہ کھڑے ہو گئے جہاں سے وہ جلسہ کی کارروائی بآسانی سن سکیں تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۷ بجے شام تشریف لائے۔ سب نے کھڑے ہو کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور اسٹیج پر صدر جگہ پر رونق افروز ہوئے حضور کے دائیں جانب حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو اور بائیں جانب محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو بٹھایا گیا اسٹیج کے ایک سرے پر دو کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ ان میں سے ایک پیدرو آباد کے میئر جناب میغیل گارسیا (MIGUEL GARCIA) اور دوسری مسجد کے آرکیٹکٹ جناب ڈان خوسے لوئیس لوپے ای لوپیس الارگو DON JOSE LUISLOPEY LOPEZ EL DRAGO کے لئے مخصوص تھی۔ حضور کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد اس خصوصی افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں لاہور کے مکرم منیر احمد صاحب جاوید نے کی۔ انہوں نے اپنی دلکش آواز اور مخصوص لحن میں درج ذیل آیات قرآنی کی تلاوت کی۔

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَاِذْ قَالَ لَهٗ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رَبُّهٗٓ اَسۡلِمۡ قَالَ اَسۡلَمۡتُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝

(البقرہ - ۱۲۸ تا ۱۳۲)

ترجمہ:- اور (اُس وقت کو بھی یاد کرو) جب ابراہیم اس گھر کی بنیادیں اُٹھا رہا تھا اور (اس کے ساتھ) اسمٰعیل بھی۔ (اور وہ دونوں کہتے جاتے تھے کہ) اے ہمارے رب ہماری طرف سے (اس خدمت کو) قبول فرما، تو ہی (ہے جو) بہت سننے والا (اور) بہت جاننے والا ہے۔ اے ہمارے رب! اور (ہم یہ بھی التجا کرتے ہیں کہ) ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار (بندہ) بنالے اور ہماری اولاد میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار جماعت (بنا) اور ہمیں ہمارے (مناسب حال) عبادت کے طریق بتا اور ہماری طرف (اپنے) فضل کے ساتھ توجہ فرما۔ یقیناً تو (اپنے بندوں کی طرف) بہت توجہ کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے اور اے ہمارے رب! (ہماری یہ بھی التجا ہے کہ تو) انہی میں سے ایک ایسا رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے، یقیناً تُو ہی غالب اور حکمتوں والا ہے اور اُس شخص کے سوا جس نے اپنے آپ کو ہلاک کر دیا ہو ابراہیم کے دین سے کون اعراض کر سکتا ہے اور ہم نے یقیناً اسے (اس) دنیا میں بھی برگزیدہ کیا تھا اور وہ آخرت میں بھی یقیناً نیک لوگوں میں (شمار) ہوگا۔ جب اُس کے رب نے اسے کہا کہ (ہماری) فرمانبرداری اختیار کر اس نے (جواب میں) کہا کہ میں (تو پہلے ہی سے) تمام جہانوں کے رب کی فرمانبرداری اختیار کر چکا ہوں۔

تلاوت کے اختتام پر مبلغ سپین مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کے فرزند اکبر مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب نے ان آیات کا ہسپانوی زبان میں ترجمہ سنایا تاکہ ہزاروں کی تعداد میں آئے ہوئے سپینش باشندے قرآن مجید کی تلاوت کردہ آیات کے مفہوم سے آگاہ ہو سکیں۔ ان آیات کریمہ کی تلاوت اور ایک طویل عرصے کے بعد تعمیر ہونے والی مسجد کے افتتاح نے طبائع میں عجیب سوز و گداز کی کیفیت پیدا کر دی۔

سوز و گداز کی اس حالت میں حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں احمدی مرد اور مستورات اور بچے اس حال میں شریک ہوئے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور وہ سپین میں اسلام کی روحانی فتح کے لیے دعائیں کر رہے تھے۔

بعدہ محترم حکیم محمد حسین مریم عیسیٰ مرحوم کے فرزند مکرم آدم عبدالواسع صاحب چغتائی آف انگلستان نے سیدنا حضرت اقدس ..... کی دعائیہ نظم "محمود کی آمین" کے مندرجہ ذیل اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔

حمد و ثنا اسی کو جو ذاتِ جاودانی
ہمسر نہیں ہے اُس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی
سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یار جانی
دل میں مرے یہی ہے سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ

ہے پاک پاک قدرت عظمت ہے اُسکی عظمت
لرزاں ہیں اہل قربت کرّوبیوں پہ ہیبت
ہے عام اُس کی رحمت کیونکر ہو شکرِ نعمت
ہم سب ہیں اس کی صنعت اس سے کرو محبت
غیروں سے کرنا الفت کب چاہے اس کی غیرت
یہ روز کر مبارک سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ

جو کچھ ہمیں ہے راحت سب اُسکی جود و منت
اُس سے ہے دل کو بیعت دل میں ہے اُسکی عظمت
بہتر ہے اس کی طاعت، طاعت میں ہے سعادت
یہ روز کر مبارک سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ

سب کا وہی سہارا رحمت ہے آشکارا
ہم کو وہی پیارا دلبر وہی ہمارا
اُس بن نہیں گوارا غیر اس کے جھوٹ سارا
یہ روز کر مبارک سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ

یارب ہے تیرا احساں میں تیرے در پہ قرباں
تُو نے دیا ہے ایماں تُو ہر زماں نگہباں
تیرا کرم ہے ہر آں تو ہے رحیم درحماں
یہ روز کر مبارک سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ

مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب نے حضرت اقدس ..... کے ان دعائیہ اشعار کا بھی سامعین کو سپینش ترجمہ سنایا۔

ان باموقع اور برمحل آیات قرآنی کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس ..... کے ان دعائیہ اشعار نے جو اللہ تعالیٰ کے بارش کی طرح برسنے والے فضلوں اور احسانوں پر حمد اور شکر کے رنگ میں کہے گئے ہیں احمدی احباب پر ایک وارفتگی کا عالم طاری کر دیا۔

مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر کا ہسپانوی زبان میں خطاب

بعد ازاں سپین کے قدیمی مبلغ محترم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر نے ہسپانوی زبان میں مختصر خطاب فرمایا جس میں مسجد بشارت کی تعمیر اور اس کے افتتاح کا ذکر کرکے بتایا کہ اس پبلک افتتاحی تقریب کی غرض و غایت یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس احسان عظیم پر اس کا شکریہ ادا کریں۔ آپ نے اس تقریب کے پروگرام سے بھی سپینش سامعین کو آگاہ کیا۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا خطاب

: اس کے بعد حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حاضرین سے انگریزی میں خطاب فرمایا۔ آپ نے سیّد ولد آدم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور آنحضور کے ذریعہ رونما ہونے والے انقلاب عظیم اور آنحضور کی رسالت اور فیضان کے تاقیامت جاری رہنے کا ذکر کرنے کے بعد خود آنحضورؐ ہی کی پیشگوئی کے بموجب آنحضورؐ کے ایک فرزند جلیل کی حیثیت سے اس آخری زمانہ میں سیدنا حضرت اقدس ..... کی بعثت اور جماعت احمدیہ کے قیام اور اس کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی آخر میں آپ نے قرآنی وعدے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت اور سیدنا حضرت اقدسؑ کی پیشگوئی کے بموجب جماعت احمدیہ میں خلافت کے آسمانی نظام کے اجراء اور اس کی برکتوں کو واضح فرمایا اور بتایا کہ یہ وعدہ، یہ بشارت اور یہ پیشگوئی مسلسل پوری ہوتی چلی آرہی ہے اور اس کے نتیجہ میں غلبۂ اسلام کی مہم آگے سے آگے بڑھتی چلی جارہی ہے۔ خود پندرھویں صدی ہجری کے اوائل میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خلافت احمدیہ کی مسند پر متمکن ہونا اس کا تازہ ثبوت ہے اس تازہ ثبوت میں اقوامِ عالم اور نوعِ انسانی کے لئے غور و فکر کا سامان موجود ہے کاش وہ اس طرف توجہ کریں اور آسمانی تقدیر کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کا خطاب

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے بعد محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے انگریزی میں حاضرین سے خطاب فرمایا آپ نے اپنے خطاب میں اس امر کا بطور خاص ذکر کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنی تعلیم کی روشنی میں اپنے پیروؤں کو ہدایت فرمائی کہ وہ علم حاصل کریں اور خاص طور پر سائنسی علوم میں دسترس حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ یہ آنحضورؐ کی تاکیدی ہدایت کا ہی نتیجہ تھا کہ آپ کے ماننے والوں نے ایک سو سال کے اندر اندر اہم سائنسی کتابوں کا ترجمہ کر ڈالا اور علم کے مختلف شعبوں میں عظیم کارنامے سرانجام دیئے۔

اپنے خطاب میں محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ بتانے کے بعد کہ مسلمانوں کے اس علمی جہاد کا ایک اہم مرکز قرطبہ تھا تفصیل سے بتایا کہ مسلمانوں کی اس کاوش کے نتیجہ میں سپین نے کیسے کیسے عظیم فلسفی، سائنسدان علم الابدان کے ماہر اور دینی مصلح پیدا کئے اور ان کے علمی کارناموں کی وجہ سے دنیا میں کیسا انقلاب برپا ہوا۔ آپ نے سپین پر اسلام اور مسلمانوں کے احسانوں کا تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد سیدنا حضرت (اقدس.....) کی بعثت کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ آپ نے بھی اپنی جماعت میں ایسے وجودوں کے پیدا ہونے کی خبر دی ہے جو علم و فضل میں کمال حاصل کریں گے اور ایک انقلاب برپا کر دکھائیں گے اور پھر آخر میں فرمایا آج ہم سرزمین سپین میں اس مسجد کے افتتاح کی شکل میں جو کچھ دیکھ رہے ہیں اُس سے یہ سوال اُبھر کر سامنے آتا ہے اور اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ مستقبل میں اسلام ایک دفعہ پھر کیا کردار ادا کرنے والا ہے

مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور نے جنہیں سپینش زبان پر بڑا عبور حاصل ہے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی تقاریر کا ساتھ کے ساتھ سپینش زبان میں ترجمہ سنایا تاکہ تقریب میں موجود ہزاروں سپینش باشندے احمدیت کے ان دو عظیم سپوتوں کی باتوں سے مستفیض ہو سکیں۔

حضور ایدہ اللہ کا معرکہ آراء خطاب

آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین کو انگریزی میں ایک خطاب سے نوازا۔ حضور کے اس خطاب کا سپینش ترجمہ بڑے سائز کے نہایت خوبصورت پمفلٹ کی شکل میں طبع کرا کر جملہ سپینش سامعین میں پہلے ہی تقسیم کر دیا گیا تھا۔

ایک دلچسپ تقریب

خطاب شروع کرنے سے قبل حضور نے ایک اہم اعلان فرمایا لیکن اس اعلان سے بھی پہلے ایک بہت دلچسپ اور پیاری تقریب عمل میں آئی وہ اس امر سے متعلق تھی کہ حضور کی دو نوعمر بچیاں عزیزہ یاسمین رحمٰن سلمہا اور عزیزہ عطیۃ المجیب سلمہا اپنی دو ہم عمر سپینش احمدی بچیوں کی بہنیں بنی ہیں عزیزہ یاسمین رحمٰن سلمہا نے اسٹیج پر آکر اپنی منہ بولی بہن مرسی دیزہ اسکو بار بار یکو بہنت برادرم مکرم عبدالرحمٰن کلیمنٹے اسکو بار سے ہاتھ ملا کر اسے تحفہ دیا۔ اسی طرح عزیزہ عطیۃ المجیب سلمہا نے اپنی منہ بولی بہن سے ہاتھ ملایا اور اُسے تحفہ پیش کیا۔ فوٹو گرافروں نے اس تقریب کے فوٹو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتارے اور سپینش مہمانوں نے بھی اِس پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔

ایک اہم اعلان

اِس دلچسپ تقریر کے بعد حضور نے یہ اعلان فرمایا کہ پیدرو آباد کے میئر (جناب میخیل گارسیا) کی اجازت سے آج ہم پیدرو آباد اور ربوہ کو دو سسٹر سٹیز (SISTER CITIES) جڑواں شہر قرار دیتے ہیں۔ اس اعلان کا ہونا تھا کہ فضا نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر نیز ربوہ زندہ آباد پیدرو آباد زندہ آباد کے نعروں سے گونج اُٹھی۔ ہزاروں سپینش باشندوں نے اپنی زبان میں "ویوا ربوہ، ویوا پیدرو آباد" کے پرجوش نعرے لگائے جس کے معنے ہیں "ربوہ زندہ آباد، پیدرو آباد زندہ آباد" انہوں نے اپنے طریق کے مطابق پُرزور تالیاں بھی بجائیں۔ حضور نے اس موقعہ پر پیدرو آباد کے میئر موصوف کو تحفہ کے طور پر بڑے سائز کے فریم کئے ہوئے دو نہایت خوب صورت طغرے بھی دئے۔ ایک پر بہت جلی اور خوب صورت حروف میں کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوا تھا اور دوسرے پر دھات میں مسجد بشارت پیدرو آباد کی تصویر نقش کی ہوئی تھی۔ میئر موصوف نے یہ دونوں تحفے شکریہ کے ساتھ قبول کئے اور فضا دیر تک سپینش باشندوں کے نعروں اور ان کی تالیوں سے گونجتی رہی۔

خطاب کا آغاز

اس کے بعد حضور نے مسجد بشارت کے افتتاح کے سلسلہ میں حاضرین کو اپنے گرانقدر خطاب سے نوازا۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج میں اللہ کے نام کے ساتھ جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ اِس مسجد کا افتتاح کرتا ہوں اُسی کی حمد سے میرا دل لبریز ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے جو رحمٰن ہے جو رحیم ہے جو زمین و آسمان کا اور ہر اُس شئی کا جو اِن کے درمیان ہے مالک ہے اور ہر عارضی ملکیت بھی بالآخر اُسی کی طرف لوٹائی جائے گی اور نہ کوئی عارضی مالک رہے گا اور نہ کوئی مستقل۔ مگر وہی ایک جو واحد و یگانہ ہے کوئی اُس کا شریک نہیں۔ خالصتہً اُس کی عبادت کی خاطر آج ہم اس مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں اور اُسی سے التجا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں عبادت کا حق ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ کیونکہ اس کی ہدایت اور اس کی مدد کے بغیر کوئی نہیں جو اس کی سچی عبادت کی توفیق پا سکے پس ہماری رُوحیں آج اُسی کے حضور سربسجود ہیں اور اُسی کو پکارتی ہوئی اُس کے آستانۂ الوہیت پر گرتے ہوئے یہ التجا کرتی ہیں کہ اے وہ جو تمام ہدایت کا سرچشمہ ہے ہمیں اپنے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے اور سیدھے راستہ پر قائم رکھ یہاں تک کہ ہم اُس انجام کو پہنچیں جو راستبازوں کا انجام ہے۔ یعنی اُس سیدھی راہ پر چلنے والوں کا انجام جن پر تُو نے انعام فرمایا اور جو تیرے حضور آخر تک راستباز ٹھہرے۔

اے ازلی و ابدی خدا! جو ہر نور کا منبع اور ہر ہدایت کا سرچشمہ ہے ہمیں اُن بدنصیبوں کے انجام سے بچا جو ایک بار تیری سیدھی راہ پر چلنے کے باوجود اس راہ کے تقاضوں کو پورا نہ کر سکے اور تیرے انعام کی بجائے تیرے غضب کا مورد ٹھہرے اور اُن گم کردہ راہوں کے انجام سے بھی بچا جو چند قدم تیری راہ پر چلنے کے بعد اس راہ کو چھوڑ بیٹھے اور تیری ہدایت کے نور سے عاری ہو کر شیطان کے ظلماتی راستوں پر بھٹک گئے۔

مسجد کے ساتھ وابستہ قدریں اور اس کے آداب

آج اس مسجد کے افتتاح کے دن ہمارے دل حمد و ثناء سے لبریز ہیں اور اُسی کا ذکر ہماری زبانوں پر جاری ہے اور اُسی کی یاد ہمارے جسم و جان کے ہر ذرّہ میں رچ بس گئی ہے اور ہمارے وجود مجسم دُعا بن چکے ہیں کہ اے خدا ہمیں اُن تمام ذمہ داریوں کی ادائیگی کی توفیق بخش اور اُن اعلیٰ اقدار کی حفاظت کی طاقت بخش جو ہر اُس مسجد کے ساتھ وابستہ ہیں جو خالصتہً تیرے نام پر تیری ہی عبادت کے لئے تعمیر کی جاتی ہے۔

وہ اعلیٰ اقدار کیا ہیں؟ یہی کہ تیرے گھر کے دروازے تیری تمام مخلوق پر ہمیشہ وا رہیں گے اور بلاتمیز رنگ و نسل تمام وہ لوگ جو تجھے واحد و یگانہ جانتے ہوئے تیری چوکھٹ پر جُھکنے کے لئے آتے ہیں تیرے گھر تک رسائی پائیں اور کوئی نہیں جو اُنہیں اس میں داخل ہونے اور اس میں عبادت سے روک سکے۔ ہاں وہ فتنہ پرداز اور شریر لوگ جو عبادت کی بجائے فساد کی نیت سے تیرے پاک گھر میں داخل ہونے کی کوشش کریں ہم ان کا معاملہ تجھ پر ہی چھوڑتے ہیں اور تجھی سے التجا کرتے ہیں اور تجھی پر توکل رکھتے ہیں کہ اُن کے ناپاک قدم تیرے پاک گھر کو گندا کرنے کی توفیق نہ پائیں۔ اے خدا ہمیں توفیق بخش کہ اس عظیم پیغام کو ہمیشہ یاد رکھیں جو ہر اُس مسجد کے ساتھ وابستہ ہے۔ جو خالصتہً تیرے ہی ذکر کو بلند کرنے کے لئے بنائی جاتی ہے۔

وہ پیغام کیا ہے؟ وہ صُلح اور امن کا پیغام ہے۔ انسان اور انسان کے درمیان عدل اور مساوات اور اخوّت اور محبت کا پیغام ہے وہ پیغام یہ ہے کہ جس طرح آسمان پر تمہارا خدا ایک ہے۔ اے ایک خدا کے پُوجنے والو! تم بھی زمین پر ایک ہو جاؤ اور ہر نفرت اور ہر بغض اور ہر کینہ کو اپنے دلوں سے نکال دو اور ہر اُس بات کو ترک کر دو جو خدائے واحد و یگانہ کے بندوں کے درمیان تفریق کرتی ہے اور انسان کو انسان سے جُدا کرنے والی بات ہے یہ مسجد پانچ وقت بلند اذانوں کے ذریعے تمہیں اس حقیقت کی یاد دلاتی ہے کہ تمہارا ایک خدا ہے اور تم سب اُسی ایک خدا کے بندے ہو۔ ہر بڑائی اُسی کے لئے ہے

اور وہی ایک ذات ہے جو تم سب کی عبادت کے لائق ہے۔ پس اگر تم چاہتے ہو کہ تم بھی ایک ہو جاؤ تو اے آدم کے بیٹو اور بیٹیو! تم اس واحد و یگانہ خدا سے اپنا تعلق جوڑ لو جو تم سب میں مشترک اور تم سب کا ایک ہی خدا ہے۔

آنحضرتؐ کا جلیل القدر خطبہ

ہر مسجد جو خدائے بزرگ و برتر کی تسبیح و تحمید اور اس کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہے، ہمیں اُس عظیم خطبہ کی یاد دلاتی ہے جو خدا کے بندے اور اُس کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے وصال سے قبل آخری حج کے موقعہ پر دیا۔ یہ وہی تاریخی خطبہ ہے جو ہمیں توحید کے فلسفہ سے آگاہ کرتا ہے اور خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کے تقاضے خوب کھول کھول بیان کرتا ہے یہ وہ خطبہ ہے جو ہمیں بتاتا ہے کہ خالق کی عبادت کا حق ادا نہیں ہو سکتا جب تک اس کی مخلوق کے حقوق بھی ادا نہ کئے جائیں۔ یہ وہ خطبہ ہے جو تمام وہ حقوق گنواتا ہے۔ جو اُس کے ہر ایک بندے کے اُس کے دوسرے بندوں پر ہیں اور ہمیں سمجھاتا ہے کہ اگر تم مخلوق کے حقوق ادا نہیں کرو گے تو صرف مخلوق ہی سے نہیں بلکہ خالق سے بھی کاٹے جاؤ گے یہ وہ زندۂ جاوید خطبہ ہے جو وقت کی دست بُرد سے آزاد ہے اور چودہ سو برس گزرنے کے بعد آج بھی اُسی طرح تازہ اور شاداب اور زندہ تابندہ ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر موجود سوا لاکھ پرستارانِ توحید کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

اَیُّھَا النَّاسُ اَلَآ اِنَّ رَبَّکُمْ وَاحِدٌ وَاِنَّ اَبَآءَکُمْ وَاحِدٌ اَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی اَعْجَمِیٍّ وَلَا لِاَعْجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ۔ وَلَا لِاَحْمَرَ عَلٰی اَسْوَدَ وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰی اَحْمَرَ۔ اَلَا وَاِنَّ کُلَّ دَمٍ وَمَالٍ وَمَاثِرَۃٍ کَانَتْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ تَحْتَ قَدَمَیَّ ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ اَلَا لَا تَظْلِمُوْا۔ اَلَا لَا تَظْلِمُوْا۔ اَلَا لَا تَظْلِمُوْا۔ دِمَآءُ الْجَاھِلِیَّۃِ مَوْضُوْعَۃٌ اَلَا اِنَّ کُلَّ رِبًا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ مَوْضُوْعٌ۔ فَاتَّقُوا اللّٰہَ فِی النِّسَآءِ۔ اِنَّ لَکُمْ عَلٰی نِسَآئِکُمْ حَقًّا۔ وَلَھُنَّ عَلَیْکُمْ حَقًّا۔ اَرِقَّآئُکُمْ اَرِقَّآئُکُمْ اَطْعِمُوْھُمْ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ وَاکْسُوْھُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ۔ اِنَّ دِمَآءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ حَرَامٌ عَلَیْکُمْ اِلٰی اَنْ تَلْقَوْا رَبَّکُمْ۔

یعنی اے انسانو! سُن لو کہ تم سب کا خدا ایک خدا ہے اور تم سب کا جدِّ امجد بھی ایک ہی ہے۔ کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں اور نہ ہی عجمی کو عربی پر برتری حاصل ہے نہ ہی سفید کو سیاہ پر کوئی فضیلت حاصل ہے اور نہ ہی سیاہ کو سفید پر۔ سُن لو کہ انسانی جان کی بے حرمتی یا مال کی بے حرمتی یا ایک انسان کا دوسرے پر جو ترجیحی سلوک جاہلیت میں قائم تھا۔ میں آج قیامت کے دن تک کے لئے اپنے پاؤں کے نیچے مسلتا ہوں۔ خبردار! کوئی حق تلفی نہ کرو، کوئی حق تلفی نہ کرو، کوئی حق تلفی نہ کرو، جاہلیت کے زمانہ کے خون در خون کے انتقام کا سلسلہ موقوف کیا جاتا ہے۔ جاہلیت کے تمام سُود (جو حقوقِ انسانی کے استحصال کا ذریعہ تھے) موقوف کئے جاتے ہیں۔ عورتوں کے حقوق کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ جس طرح تمہارے حقوق عورتوں پر ہیں بالکل اسی طرح عورتوں کے تم پر حقوق ہیں۔ قیدیوں کا خیال رکھو، قیدیوں کا خیال رکھو۔ جو خود کھاتے ہو وہی اُن کو کھلاؤ اور جیسا لباس خود پہنتے ہو ویسا ہی اُن کو پہناؤ اور یاد رکھو کہ تمہاری جان اور تمہارے مال اور تمہاری عزت کی حُرمت تم پر واجب کر دی گئی ہے اُس روز تک کہ تم اپنے رب سے ملو۔"

آپ کے ابدی پیغام کی حفاظت کا آسمانی انتظام

یہ وہی پیغام ہے جس کی حفاظت کے لئے اور جس کی روح کو از سرِ نو زندہ کرنے کے لئے غلامانِ محمدؐ میں سے خدا تعالیٰ نے ایک عظیم غلام کو اس زمانہ کا امام بنا کر مبعوث فرمایا۔ تاکہ وہی نیک باتیں ہمیں یاد کروائے جو محمد مصطفےٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی باتیں ہیں اور اپنے پاک نمونہ سے ویسی ہی ایک جماعت پیدا کرے جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جماعت تھی اور از سرِ نو پاک اسلامی تعلیم کو پاک انسانی اعمال کے سانچے میں ڈھال دے میری مراد اُس عظیم غلام سے مرزا غلام احمد قادیانی کی ذات ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے چودھویں صدی کے سر پر مہدی اور مثیلِ مسیح بنا کر مبعوث فرمایا اور جو اُمّتِ محمدیہ کے لئے حیاتِ نَو کا پیغام لایا اور کُل عالم کو اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنے کے لئے اُس نے ایک عظیم مہم کا آغاز فرمایا اور اس جماعت کی بنیاد ڈالی جو اسلام اور بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے بنائی گئی اور جس کا نام جماعتِ احمدیہ ہے۔ آپ نے اِس دَور کے انسان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"وہ سچّا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ ربّ العالمین ہے اور اُس کی ربوبیّت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا ربّ ہے اور تمام زمانوں کا ربّ ہے اور تمام مکانوں کا ربّ ہے اور تمام ملکوت کا وہی ربّ ہے اور تمام فیوض کا وہی سرچشمہ ہے اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اُسی سے ہے اور اُسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام ملکوں اور تمام زمانوں پر محیط ہو رہا ہے ..... پس جب کہ ہمارے خدا کے یہ اخلاق ہیں تو ہمیں مناسب ہے کہ ہم بھی انہیں اخلاق کی پیروی کریں"

(پیغام صلح)

پھر فرمایا:۔

"اُس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اُس کے بندوں پر رحم کرو اور اُن پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو"

(کشتی نوح)

اپنی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے آپ نے یہ وضاحت کی کہ:۔

"مَیں اخلاقی و اعتقادی و ایمانی کمزوریوں اور غلطیوں کی اصلاح کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہوں اور میرا قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہے۔ انہی معنوں سے مَیں مسیح موعود کہلاتا ہوں کیونکہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ محض فوق العادت نشانوں اور پاک تعلیم کے ذریعہ سے سچّائی کو دنیا میں پھیلاؤں۔ مَیں اس بات کا مخالف ہوں کہ دین کے لئے تلوار اٹھائی جائے اور مذہب کے لئے خدا کے بندوں کے خون کئے جائیں اور مَیں مامور ہوں کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے اُن تمام غلطیوں کو مسلمانوں سے دُور کر دوں اور پاک اخلاق اور بُردباری اور حلم اور انصاف اور راستبازی کی راہوں کی طرف اُن کو بلاؤں۔ مَیں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ مَیں بنی نوع سے ایسی محبّت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر"

(اربعین)

اپنی جماعت کو تاکیدی نصیحت کرتے ہوئے آپ نے ہدایت کی کہ:۔

"مَیں اِس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ اِن ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور اور حضرت مسیح ابنِ مریم کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے اس لئے مَیں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوعِ انسان کے ساتھ حقِ ہمدردی بجا لاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزادی تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں بلکہ مذہب اُس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ مَیں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدردِ نوعِ انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اُس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو"

(اسلام و جہاد)

غرض اسلام کے اِس محبّت بھرے پیغام کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر انسان خواہ کسی رنگ و نسل و مُلک سے تعلق رکھتا ہو، کوئی زبان بولتا ہو ایک ہی خدا کی تخلیق ہے وہ ہمارا خدا جس کو ہم اللہ کے نام سے پکارتے ہیں ہر انسان کا خدا ہے وہ سب قوموں اور مُلکوں پر مہربان ہے سب انسان اُس کی نظر میں برابر اور بھائی بھائی کی حیثیت رکھتے ہیں وہ بہت ہی رحم کرنے والا۔ بہت ہی شفقت کرنے والا اور بہت ہی قدرتوں کا مالک خدا ہے جو اُس کی طرف جھکتا ہے اور اُس سے مانگتا ہے وہ اللہ اُس پر بہت فضل کرتا ہے، بہت رحم کرتا ہے آج انسانیت ایک عالمگیر اور خوفناک تباہی کے کنارہ پر کھڑی ہے جس سے بچنے کی تمام انسانی کوششیں بظاہر ناکام نظر آتی ہیں مگر ایک دروازہ اِس تباہی سے بچنے کا آج بھی کھلا ہے اور وہ یہ کہ انسان اپنے خالق و مالک اپنے ربّ کی طرف رجوع کرے اور اس کے پیغام کو قبول کر کے اُس کے رحم کا مورد بنے۔ آج ہم یہاں اِسی لئے اکٹھے ہوئے ہیں کہ خدائے واحد اور برتر سے دعا مانگتے ہوئے اور اُسی سے مدد طلب کرتے ہوئے اُس کے اس گھر کو دعاؤں اور مناجات سے آباد کریں۔

اس گھر کے دروازے ہر اس شخص کے لیے کھلے ہوں گے جو خدائے واحد و برتر کو مان کر اس کے حضور جھکے اور اُس کی عبادت کرے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ اس مسجد کو تمام سپین اور یورپ بلکہ تمام دنیا کیلئے رحمت و تسکین کا ذریعہ بنائے اور جماعت احمدیہ کی اس خدمت کو اپنے فضل سے قبول فرمائے (آمین)

تعاون پر اظہارِ تشکر:۔

مَیں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اِس کی تعمیر کے منصوبہ میں کسی نہ کسی رنگ میں کام کیا ہے بالخصوص اس شہر کی انتظامیہ اور سپین کے تمام ارباب اقتدار کا خاص طور پر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اختلافِ مذہب کے باوجود زمین کے حصول اور تعمیرِ مسجد کی اجازت کے سلسلہ میں ہمارے لیے سہولت میسّر کر کے بین المذاہبی تعاون اور ہمدردی کا ایک وسیع دروازہ کھولا۔

MAY ALLAH BLESS THEM ALL

لیکن یہ ذکر کرتے ہوئے سب سے نمایاں نام جو ذہن میں ابھرتے ہیں جن کے لیے شکریہ کے ساتھ پُرخلوص دُعا دل سے اٹھتی ہے وہ اس عمارت کے آرکیٹیکٹ مسٹر SR. JOSE LUIS LOPEZ DERIGO ہیں جنہوں نے محض فنی تعلق پر انحصار نہیں کیا بلکہ قلبی تعلق کے ساتھ اس مسجد کی تعمیر اور تحسین میں نمایاں حصّہ لیا۔ اسی طرح بجلی کا سامان بنانے والی سپین کی مشہور فرم SR. ANTONIO CARBONEL OF GENERATORS SEVILLA S.A. اور اس کے مالکان بے حد پُرخلوص شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے اپنے اعلیٰ خُلق اور وسعتِ قلبی کا اظہار اس طرح کیا کہ بجلی کا بیش قیمت سامان مسجد کے لیے پیش کر دیا۔ اللہ اِن دونوں کو اپنی بہترین جزاء سے نوازے اور اُن سب کو بھی جنہوں نے کسی بھی رنگ میں مسجد کی خدمت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا ذکرِ خیر:۔

لیکن پیشتر اس کے کہ مَیں اس مضمون کو آگے بڑھاؤں مَیں یہ بیان کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جہاں میرا دل اس مقدّس خوشی کی تقریب کے موقع پر خوشی اور حمد کے جذبات سے لبریز ہے وہاں ساتھ ہی ایک درد کی کسک بھی پاتا ہے جو ایک پیاری یاد کے نتیجہ میں اُٹھ رہی ہے۔ وہ یاد تنہا میری ہی ملکیت نہیں بلکہ دُنیا کے لکھوکھا (MILLIONS) احمدی اس یاد میں میرے شریک ہیں اور میرے ساتھ یہ درد بانٹنے والے ہیں۔ صرف احمدی ہی نہیں خود اس علاقہ کے وہ تمام خوش نصیب باشندے جنہوں نے اس مسجد کے سنگِ بنیاد کی تقریب کا مشاہدہ کیا اور ہمارے سابق محبوب امام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ علیہ سے متعارف ہوئے وہ سب بھی بلاشبہ اس میٹھی یاد اور اس سے پیدا ہونے والے درد میں ہمارے شریک ہیں۔ لیکن وہ مقدّس آسمانی آقا جس کے نام کی عظمت اور تقدیس کی خاطر یہ مسجد بنائی جا رہی ہے وہ ہمیں ہر دوسرے وجود سے زیادہ پیارا ہے۔ ہر چند کہ جانے والے سے ہمیں بہت محبّت تھی لیکن بلانے والا اُس سے بھی زیادہ پیارا ہے۔ پس ہمارے دل اس کی رضا پر راضی اور اسی کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔ وہ ہر دوسرے وجود سے زیادہ ہمیں عزیز ہے اور ہر دوسرے وجود سے زیادہ اپنے بندوں سے پیار کرتا ہے۔ وہ رحمت اور شفقت اور پیار کا ایک ناپیدا کنار سمندر ہے جس کا نہ ازل میں کوئی کنارہ ہے نہ ابد میں کوئی آخری حد۔ اپنی مخلوقات سے اُس کی شفقت اور رحمت بے حد و حساب ہے۔ ہر مذہب جو رحمت کے اس ازلی سرچشمہ سے پھوٹتا ہے لازماً رحمت ہی کی تعلیم دیتا ہے اور بنی نوع انسان کے لیے سوائے سچّے پیار اور ہمدردی کے اور کچھ نہیں پیش کرتا۔

اس اٹل اصول کا برعکس بھی اسی طرح درست ہے۔ یعنی کوئی مذہب اگر خدا کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کرے لیکن خدا ہی کے نام پر انسان انسان کے درمیان نفرت اور بغض اور کینہ اور فتنہ اور فساد کی تعلیم دے تو یقیناً وہ مذہب جھوٹا ہے کیونکہ محبّت کے سینے سے نفرت کا چشمہ نہیں پھوٹ سکتا اور ماں کے سینے سے دودھ کی بجائے زہرِ تلخ کی دھاریں نہیں بہا کرتیں۔ اسلام کی سچائی کا ثبوت بھی اسکی تعلیم میں مضمر ہے جو امن اور صلح اور محبّت اور رحمت کی تعلیم ہے۔

سپین آنے کا مقصد:۔

آخر ایک دفعہ پھر مَیں یہ بات واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم اہلِ سپین کے لیے نیک جذبات کے سوا کچھ اپنے دلوں میں نہیں پاتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ان کو اُس خدائے واحد و یگانہ کی طرف بلانے کے لیے آئے ہیں جس کی عبادت کے لیے کامل خلوص کے ساتھ آج ہم اس مسجد کے افتتاح کے لیے جمع ہوئے ہیں۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ دنیا کے تمام مصائب اور تمام مسائل کا حل ایک اور صرف ایک ہے کہ وہ اپنے خالق اور اپنے مالک اور اپنے رب کی طرف لوٹ آئے تمام بنی نوع انسان کو محبت کے رشتوں میں باندھنے کا اس کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے جیسے ایک ماں اور ایک باپ کے بچے رحمت اور محبت کا ایک طبعی جذبہ اپنے دل میں موجزن پاتے ہیں۔ ایک ہی خالق کی مخلوق ہونے کا یقین اور اپنے تعلقات کو اس یقین کے سانچے میں ڈھالنا ہی مشرق اور مغرب، شمال اور جنوب میں بسنے والے انسانوں کو وہ محبت عطا کر سکتا ہے جس کو آج انسانیت ایک ایسے پیاسے کی طرح ترس رہی ہے جو پانی کے بغیر تپتے ہوئے صحرا میں ایڑیاں رگڑ رہا ہو۔

پس اُس خدا کی قسم کھا کر میں اپنی اور اپنی جماعت کی طرف سے یہ اعلان کرتا ہوں جس کے قبضے میں ہماری جانیں ہیں اور جو دلوں کے حال سے خوب واقف ہے کہ ہم اہلِ سپین کے لیے خدائے واحد و یگانہ اور بنی نوع انسان کی محبت کے سوا اور کوئی پیغام نہیں لائے۔

محبت اور خلوص کے ذریعے دلوں کی تسخیر:

دنیا میں بعض ایسی قومیں بھی ہوں گی جو محبت کے سوا بھی فتح کی جا سکتی ہوں اور فتح کی جاتی ہیں لیکن اہلِ سپین اُن قوموں میں سے نہیں۔ اہلِ سپین کے متعلق تاریخ کا مطالعہ مجھے بتاتا ہے کہ اِس قوم کو محبت کے سوا کسی اور ہتھیار کسی اور کوشش کسی اور ذریعہ سے فتح نہیں کیا جا سکتا۔ اہلِ بصیرت تاریخ دانوں نے نپولین کی آخری شکست کے اسباب کا تجزیہ کرتے ہوئے کیا خوب لکھا ہے کہ نپولین کی ناکامی کا سب سے بنیادی اور سب سے اہم اور سب سے زیادہ تباہ کن امر یہ تھا کہ وہ اہلِ سپین کے مزاج کو سمجھنے میں ناکام رہا اور تلوار سے اس قوم کو رام کرنے اور بیرونی حکومت کے قیام کی کوشش کی جس کی سرشت میں ہی تلوار سے رام ہونا نہیں لکھا تھا۔ پس نپولین نے نہ تو روس کی یخ بستہ لق و دق برفانی وسعتوں میں شکست کھائی، نہ واٹرلو کے میدان میں اُس کی تقدیر کا فیصلہ ہوا۔ اُس کی تقدیر کا فیصلہ تو اسپین کے میدانوں اور اسپین کے ٹیلوں اور اسپین کے پہاڑوں پر ہوا اور اُسی روز اُس کے مقدر میں شکست لکھی جا چکی تھی۔ جب اُس نے اہلِ سپین کے دل تلوار کی قوت سے جیتنے کی کوشش کی۔

میں اپنے رب کی عطا کردہ بصیرت سے اور اُسی کی راہنمائی کے نتیجہ میں اس یقین پر قائم ہوں کہ اہلِ اسپین کی فتح محبت اور عشق اور خدمت کے ہتھیاروں سے مقدر ہو چکی ہے اور کوئی اس تقدیر کو بدل نہیں سکتا۔ لیکن ساتھ ہی اہلِ اسپین کو میں یہ تسلی بھی دیتا ہوں کہ محبت کی فتح تو ایک دو دھاری تلوار کی فتح ہوا کرتی ہے جو ایک ہی وار میں مفتوح کی طرح فاتح کے دل پر بھی چلتی ہے اور فاتح اور مفتوح کے درمیان کوئی فرق نہیں رہنے دیتی۔ دونوں کو یکساں ایک دوسرے کی محبت میں تڑپتا چھوڑ جاتی ہے اور عاشق اور معشوق، فاتح اور مفتوح کے فرق مٹا دیتی ہے۔ نہیں نہیں بلکہ یہ ایک عجیب دنیا ہے جہاں فاتح مفتوح بن جاتا ہے اور مفتوح فاتح۔ دیکھو جب عاشق اپنے محبوب پر فتح پاتا ہے تو اُس سے اُس کے مظالم کا انتقام تو نہیں لیا کرتا بلکہ اور بھی اُس کے حضور گرتا ہے اور زاری کرتا ہے کہ عذر پیش کر کے مجھے دُکھ نہ دو کہ تمہارے ہاتھوں جو بھی زخم لگا وہ زخم نہیں تھا علاج تھا۔

اب میں اس خطاب کو بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ (حضرت اقدس ..... ناقل) کے کلام پر ختم کرتا ہوں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کو ہلاکت سے بچانے کے لیے امام بنایا ہے۔

آپ فرماتے ہیں:

اے محبت عجب آثار نمایاں کردی
زخم و مرہم برہِ یار تو یکساں کردی
تا نہ دیوانہ شدم ہوش نہ آمد بسرم
اے جنوں گرد تو گردم کہ چہ احساں کردی

(درثمین فارسی طبع دوم صفحہ ۲۸۷ تا صفحہ ۲۸۸)

خدا کرے ہمیں تمام بنی نوع انسان سے ایسی ہی محبت کرنے کی توفیق نصیب ہو اور بنی نوع انسان کو وہ دل عطا ہوں جو ایک دوسرے سے ایسی ہی محبت کرنے لگیں۔

حضور کے اس پُر اثر خطاب کا سپینش ترجمہ مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی صاحب منصور نے پڑھ کر سنایا۔ اگرچہ اس کا ترجمہ علیحدہ پمفلٹ کی شکل میں حضور کا خطاب شروع ہونے سے قبل حاضرین میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ اور ان میں سے اکثر حضور کے خطاب کے دوران ساتھ کے ساتھ اس کا مطالعہ کر رہے تھے تاہم انہوں نے ترجمہ بھی بڑی توجہ اور انہماک سے سنا۔

آخر میں احمدی نو مسلم برادر عبدالرحمٰن کلیمنٹے اسکو بار نے سپینش زبان میں سامعین کا شکریہ ادا کیا کہ وہ بڑے شوق سے تشریف لا کر افتتاحی تقریب میں شریک ہوئے اور انہوں نے ہماری خوشیوں میں شرکت کی اور اس طرح انہوں نے ہماری خوشی کو اپنی خوشی کے طور پر اپنا کر محبت و خلوص کا مظاہرہ کیا۔

جونہی جناب عبدالرحمٰن کلیمنٹے نے شکریہ کے الفاظ ختم کئے ہزاروں سپینش باشندوں نے پُر زور تالیاں بجا کر اپنی خوشی کا اظہار کیا فوراً ہی مبلغ سپین مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر نے نعرہ تکبیر بلند کیا۔ اس پر احمدی احباب نے اللہ اکبر کے اس جوش سے نعرے لگائے کہ فضا نعرۂ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ انہوں نے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ورد بھی کرایا پھر انہوں نے ہسپانوی زبان میں اسلام زندہ باد محمد رسول اللہ زندہ باد، پیدرو آباد زندہ باد ربوہ زندہ باد، ہسپانیہ زندہ باد، پاکستان زندہ باد کے نعرے بھی لگوائے ان نعروں میں سپینش باشندوں نے بھی حصہ لیا اور قضا دیر تک ان نعروں سے گونجتی رہی۔ اور ان نعروں کی گونج میں ہی دورِ حاضر میں سپین میں اس پہلی مسجد کی پُر مسرت و پُر جوش اور ولولہ انگیز افتتاحی تقریب نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ سوا نو بجے رات اختتام پذیر ہوئی۔ جس کے بعد حضور نے مسجد بشارت میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں ہر چند کہ وقت بہت ہو چکا تھا اور رات شروع ہو گئی تھی پھر بھی بہت سے سپینش باشندے اپنے گھروں کو واپس جانے کی بجائے مسجد کے باہر کھڑے ہو کر نماز کی ادائیگی کا منظر دیکھتے رہے اور نماز ختم ہونے کے بعد اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا درخشندہ ثبوت

جہاں مسجد بشارت کی تعمیر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ایک درخشندہ نشان کی حیثیت رکھتی ہے وہاں اس کی یہ روح پرور اور ولولہ انگیز افتتاحی تقریب بھی اپنی ذات میں تائید و نصرت الٰہی کے ایک درخشندہ نشان کی حامل تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے قرب و جوار کی دیہی بستیوں اور شہروں میں رہنے والے سپینش لوگوں میں اپنے تصرف خاص کے ماتحت ایسا شوق پیدا کیا کہ وہ ہزاروں کی تعداد میں افتتاحی تقریب میں شرکت کے لیے کھنچے چلے آئے اور پھر انہوں نے اس رنگ میں اس میں شرکت کی کہ گویا یہ ان کی اپنی تقریب ہے۔ اختلاف مذہب اور اختلاف رسم و رواج کے باوجود ان کا اس رنگ میں شرکت کرنا بجز خدائی تائید کے ہرگز ممکن نہ تھا۔ پھر انہوں نے سارے پروگرام میں اس قدر دلچسپی لی اور اس قدر خوشی کا اظہار کیا کہ گویا یہ ان کی اپنی ہی تقریب ہے۔ وہ اپنی اپنی جگہوں سے اس وقت تک نہیں ہلے جب تک کہ سوا دو گھنٹے تک جاری رہنے والی یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام کو نہ پہنچ گئی۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور اس کی غیر معمولی نصرت کے نتیجہ میں ہوا۔ اس سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ انشاء اللہ العزیز سپین میں غلبۂ اسلام کی راہ جلد ہموار ہوگی۔ اور یہ سرزمین، وہاں کے باشندوں کے قبول اسلام کی شکل میں اسلام کو حسب وعدہ الٰہی واپس مل کر رہے گی۔ اے خدا! تو ایسا ہی کر اور جلد وہ دن لا کہ سپین میں ہر طرف اسلام ہی اسلام ہو اور یہ سرزمین شرک اور دہریت سے کلی طور پر پاک ہو کر حقیقی معنوں میں توحید کا گہوارہ بن جائے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا تیسرا سالانہ کنونشن

(۱۸ ر اکتوبر ۱۹۸۲ء)

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا تیسرا سالانہ کنونشن مورخہ ۱۸ ر اکتوبر ۱۹۸۲ء بروز سوموار (اجتماع خدام الاحمدیہ سے اگلے روز) ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگا جس میں اہلِ علم احباب طلبہ سے خطاب فرمائیں گے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں بھی تشریف لانے کی درخواست کی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

کالجز اور یونیورسٹیز کے تمام احمدی طلبہ سے شرکت کی درخواست ہے۔ اہلِ علم احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ کنونشن میں شریک ہو کر اسے مزید رونق بخشیں۔ شکریہ

(سیکرٹری مرکزی آرگنائزنگ کمیٹی)

اطفال کیلئے تصویر مسجد بشارت (سپین)

جن اطفال نے ۲۴ ر ستمبر ۱۹۸۲ء تک (یوم تحریک جدید تک) کم از کم شرح چندہ تحریک جدید یعنی ۲۴ روپے ادا کر دیا ہے۔ وہ دفتر ہذا سے مسجد بشارت (سپین) کی ایک خوبصورت رنگین تصویر بطور تحفہ حاصل کر سکتے ہیں۔ ربوہ سے باہر رہنے والے اطفال ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر جس میں ادائیگی چندہ کی اطلاع بھی ہو یہ تحفہ حاصل کر سکتے ہیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دعائے مغفرت

● میری چھوٹی بہن عزیزہ پروین اختر بیوہ مقبول الٰہی چیمہ سکنہ تلونڈی موسیٰ خاں تحصیل و ضلع گوجرانوالہ قضائے الٰہی سے مورخہ ۱۵ ر ۹ ر ۸۲ء کو فوت ہو گئی ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

جملہ احباب جماعت احمدیہ سے التماس ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے اور اُسے جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

چوہدری اعجاز احمد سکنہ بھڈال
(تحصیل و ضلع سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

★ ماہنامہ انصار اللہ کی توسیع اشاعت میں حصہ لیجئے۔ منیجر ماہنامہ انصار اللہ ★

یک روزہ تربیتی کلاس

مجلس اطفال الاحمدیہ گول بازار ربوہ کے زیر اہتمام یک روزہ تربیتی کلاس مورخہ ۳۱ اگست بروز جمعرات مسجد مبارک میں ہوئی جس میں اطفال کی تعداد سو فیصد یعنی ۱۹ تھی۔ اجلاس کی کارروائی نماز فجر کے بعد شروع ہوئی جبکہ اطفال نے تلاوت قرآن پاک کی اور پھر بہشتی مقبرہ دعا کے لئے گئے ۱۰ بجے علمی مقابلہ جات کے لئے اطفال مسجد میں اکٹھے ہوئے مقابلہ جات میں تقریباً تمام اطفال نے حصہ لیا۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

مقابلہ جات میں حصہ لینے والے اطفال کی تعداد ۱۲
مقابلہ نظم " " " " " ۱۶
مقابلہ تقریر " " " " ۹
مقابلہ اذان " " " " ۱۳

دس بجے صبح پہلے اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔ نماز عصر کے بعد دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ جس میں ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے جن میں دوڑ اور فٹ بال قابل ذکر ہیں ورزشی مقابلہ جات کے بعد نماز کا وقت ہو گیا چنانچہ نماز مغرب ادا کی گئی بعد میں تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی۔ جس میں مہمان خصوصی مکرم جناب مولوی نور احمد صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔ بعد میں انہوں نے اطفال کو تربیتی خطاب سے نوازا جس میں انہوں نے اطفال کو نماز باجماعت۔ سچ بولنے۔ اور حضرت اقدس کی کتب کا مطالعہ کرنے کی تلقین کی۔ دعا کے ساتھ یہ پروگرام بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(گلزار احمد ظفر منتظم اطفال گولبازار۔ ربوہ)

جڑانوالہ شہر میں یک روزہ تربیتی کلاس

مورخہ ۵ اگست ۱۹۸۲ء کو مسجد احمدیہ جڑانوالہ میں ایک روزہ تربیتی کلاس منعقد کی گئی۔ مقامی مجلس کے علاوہ جماعت احمدیہ ۶۴۸۔ ۶۴۴۔ ۹۶ جریج ۵۵ گ ب کے خدام اور اطفال نے شرکت کی کل حاضری ڈیڑھ صد کے قریب تھی۔ محترم قائد صاحب ضلع شیخ سلیم احمد صاحب کے علاوہ مرکزی نمائندگان مکرم سلطان مبشر صاحب اور مبشر احمد صاحب منصور نے بھی شرکت فرمائی۔ کلاس کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ اس کے بعد نماز فجر ہوئی پھر قرآن مجید اور حدیث، ملفوظات کا درس دیا گیا۔ دوسرے اجلاس میں مختلف مقابلہ جات منعقد کئے گئے۔ مقابلہ تلاوت۔ مقابلہ نظم۔ مقابلہ اذان مقابلہ تقاریر وغیرہ۔ ایک بجے تمام بیرونی مجالس سے آنے والے احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ آخری اجلاس ۳ بجے شروع ہوا اس اجلاس میں محترم قائد صاحب ضلع اور مرکزی نمائندگان نے اپنی نصائح سے نوازا۔ اس طرح یہ ایک روزہ تربیتی کلاس ۵ بجے دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

احمد منیب
(قائد مجلس خدام الاحمدیہ جڑانوالہ شہر)

محترم سید احمد علی شاہ صاحب نے

ضلع جھنگ کا دورہ کیا

ماہ اگست کے آخر میں مرکز سے محترم سید احمد علی شاہ صاحب جھنگ تشریف لائے جنہوں نے ضلع بھر کی جماعتوں کا دورہ کیا اس دورہ میں آپ کے ساتھ مکرم مولانا عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مربی انچارج ضلع سرگودھا۔ مکرم میاں محمود احمد صاحب بشیر امیر ضلع جھنگ۔ مکرم چوہدری شمیم پرویز صاحب قائد ضلع جھنگ۔ خاکسار محمد اشرف ممتاز مربی ضلع جھنگ شامل رہے۔ اس وفد نے ۲۶ اگست ۱۹۸۲ء سے ۳۱ اگست ۱۹۸۲ء تک ضلع جھنگ کی بارہ جماعتوں کا دورہ کیا ان جماعتوں میں ۱۵ تربیتی اجلاس ہوئے جن میں ۴۴ تقاریر کی گئیں۔ ۹ جماعتوں کے احباب نے دوسری جگہوں سے آکر قریبی جماعتوں کے جلسوں میں شرکت کی۔ الحمد للہ کہ ان جلسوں میں بڑی خوشکن حاضری ہوتی رہی پردہ کی رعایت سے مستورات بھی ان جلسوں میں شرکت کرتی رہیں لجنہ اماء اللہ کے تحت مستورات کے تین علیحدہ اجلاس ہوئے۔ مقامی جماعتوں نے اپنی اپنی جگہ پر عمدہ انتظامات کئے ہوئے تھے۔ مرکز کی ہدایات کی روشنی میں اس وفد نے جماعتوں میں کام کیا اور تربیتی امور کی طرف احباب کو مؤثر رنگ میں توجہ دلائی۔ اس وفد کے اس دورہ کی تاریخ وار رپورٹ درج ذیل ہے۔

۱۔ ۲۶/۸/۸۲ شورکوٹ شہر:۔ نماز مغرب و عشاء کی باجماعت ادائیگی کے بعد اجلاس ہوا جس میں سید احمد علی شاہ صاحب اور محمد اشرف ممتاز نے تقاریر کیں۔

۲۔ بستی وریام:۔ رات ۱۱ بجے بستی وریام پہنچے ۲۷/۸/۸۲ نماز فجر کے بعد مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نے درس دیا پھر ایک مجلس میں غیر احمدیوں کے سوالات کے جوابات مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نے دیئے ۹ بجے صبح لجنہ اماء اللہ کے تحت مستورات کا ایک اجلاس ہوا جس میں مکرم شاہ صاحب نے تقریر کی۔

۳۔ چک ۴۹۷ ج:۔ خطبہ جمعہ مکرم امیر صاحب وفد نے دیا۔ بعد نماز جمعہ اجلاس ہوا جس میں وفد کے تمام ممبران نے تقاریر کیں۔

۴۔ جھنگ صدر:۔ مکرم مولانا عزیز الرحمٰن صاحب منگلا نے خطبہ جمعہ دیا اور خلافت کی اہمیت بتائی۔

۵۔ ککی نو:۔ نماز عشاء کے بعد اجلاس ہوا جس میں تین تقاریر ہوئیں ۲۸/۸/۸۲ نماز فجر کے بعد مکرم شاہ صاحب نے درس دیا۔

۶۔ جھنگ صدر:۔ مستورات کا اجلاس ہوا۔ جس میں مکرم سید احمد علی شاہ صاحب اور مکرم عزیز الرحمٰن منگلا نے تقاریر کیں حاضری ۱۳۵ تھی

۷۔ چک ۵۲ ج بعد نماز عشاء جلسہ ہوا جس میں مکرم سید احمد علی شاہ صاحب مکرم عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مکرم امیر صاحب ضلع اور محترم محمد اشرف ممتاز نے تقاریر کیں۔ ۲۹/۸/۸۲ بعد نماز فجر مکرم منگلا صاحب نے درس دیا۔

۸۔ چاہ لدھیانہ:۔ نماز ظہر کے بعد اجلاس ہوا۔ جس میں وفد کے تمام ممبران نے تقاریر کیں

۹۔ ٹھٹھہ بیڑے کا:۔ نماز عشاء کے بعد جلسہ ہوا جس میں تین تقریریں ہوئیں ۳۰/۸/۸۲ نماز فجر کے بعد مکرم منگلا صاحب نے درس دیا۔

۱۰۔ جت بھٹیاں:۔ نماز عشاء کے بعد جلسہ ہوا۔ جس وفد کے تمام ممبران نے تقاریر کیں۔ ۳۱/۸/۸۲ بھل بھٹیاں میں نماز فجر کے بعد مکرم منگلا صاحب نے درس دیا۔

۱۱۔ عنایت پور بھٹیاں:۔ نماز ظہر کے بعد اجلاس ہوا۔ جس میں ۴ تقاریر ہوئیں۔ مستورات کا ایک علیحدہ اجلاس ہوا جس میں مکرم مولانا عزیز الرحمٰن صاحب منگلا نے تقریر کی۔

۱۲۔ لولہ شریف:۔ نماز ظہر کے بعد جلسہ ہوا جس میں ۵ تقاریر ہوئیں۔

۱۳۔ چنیوٹ:۔ نماز مغرب کے بعد جلسہ ہوا۔ جس میں وفد کے تمام ممبران نے تقاریر کیں۔

جن جماعتوں کے احباب نے دوسری جگہ سے آکر قریبی جماعتوں کے جلسوں میں شرکت کی۔ ان میں شورکوٹ کینٹ، چک ۵ گ گھ چک ۲۰ گ گھ۔ گڑھ موڑ۔ چک ۱۰۲ م چک ۲۰۳ چاہ کورو والا چنڈ بھروانہ اور پکا نسوانہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ الحمد للہ کہ یہ دورہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و خوبی ختم ہوا۔

(محمد اشرف ممتاز مربی ضلع جھنگ)

بہشت اور دوزخ کی حقیقت

سیدنا حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ قرآن شریف کی تعلیم کی رو سے دوزخ اور بہشت دونوں اصل میں انسان کی زندگی کے اظلال اور آثار ہیں۔ کوئی ایسی نئی جسمانی چیز نہیں ہے کہ جو دوسری جگہ سے آوے یہ سچ ہے کہ وہ دونوں جسمانی طور پر متمثل ہوں گے مگر وہ اصل روحانی حالتوں کے اظلال و آثار ہوں گے۔ ہم لوگ ایسے بہشت کے قائل نہیں ہیں کہ صرف جسمانی طور پر ایک زمین میں درخت لگائے گئے ہوں اور نہ ایسے دوزخ کے ہم قائل ہیں جس میں درحقیقت گندھک کے پتھر ہیں بلکہ اسلامی عقیدہ کے موافق بہشت و دوزخ انہیں اعمال کے انعکاسات ہیں جو دنیا میں انسان کرتا ہے" (اقتباس از اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۴۷)

(قائد تعلیم۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

پرانے اخبار الفضل سنبھال کر رکھیں۔ یہ آپ کے بچوں کے لئے قیمتی سرمایہ ہیں۔
(منیجر)

ماہنامہ خالد ربوہ نوجوانوں کی دینی اور علمی ترقی کا ضامن ہے
سالانہ چندہ ۱۵/- پندرہ روپے
(منیجر خالد)

مکرم ملک بشارت احمد صاحب کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ کے ایک پرانے کارکن مکرم ملک بشارت احمد صاحب واقفِ زندگی سابق مینجر نصرت آرٹ پریس ربوہ ۳ر اکتوبر بروز اتوار شام پانچ بجے اسلام آباد میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کا جنازہ اگلے روز ان کے برادر نسبتی مکرم چوہدری بشیر الدین احمد صاحب اور مرحوم کے بیٹے اور دوسرے اعزہ اسلام آباد سے ربوہ لائے۔ جہاں سوا گیارہ بجے دن محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر فاضل قائمقام وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، نصرت آرٹ پریس اور دوسرے دفاتر کے کارکنوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ بعد میں باجازت محترم امیر صاحب مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید نے دعا کرائی۔

مکرم ملک بشارت احمد صاحب مرحوم حضرت اقدس کے صحابی حضرت ملک مولا بخش صاحب سابق ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے فرزند اور محترم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب خاکی مرحوم آف راولپنڈی کے داماد تھے۔ زندگی وقف کرنے کے بعد ایک لمبا عرصہ تک تحریک جدید کے ماتحت پہلے کنری میں اور پھر ربوہ میں مختلف عہدوں پر کام کر کے سلسلہ کی خدمت کرتے رہے۔ بہت مخلص اور شگفتہ مزاج دوست۔ ان دنوں وہ اسلام آباد میں اپنے بچوں کے پاس مقیم تھے۔ چند روز قبل وہ بعارضہ جگر بیمار ہوئے۔ ہسپتال میں داخل کیے گئے لیکن کوئی علاج کارگر نہ ہوا اور آخر ۶۳ سال کی عمر میں اپنے خدا کو پیارے ہو گئے۔

ان کے پسماندگان میں ان کے بہت سے دوسرے عزیزوں ان کی اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی ہیں جو ماشاء اللہ سب شادی شدہ اور اپنے اپنے کاروبار میں مصروف ہیں۔ ان کے تین بیٹے ملک مبارک احمد صاحب ملک منیر احمد صاحب اور ملک رفیع احمد صاحب نیز ایک بیٹی منصورہ بیگم ملک سے باہر ہیں۔ اور ایک بیٹے ملک طارق بشیر صاحب اسلام آباد میں ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اپنے قرب میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشتے ہوئے ان کا حافظ و ناصر اور کفیل و کارساز ہو۔

(محمد شفیع اشرف ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

نتیجہ امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم ۸۲ء

مجلس انصار اللہ کے مرکزی امتحان سہ ماہی دوم ۸۲ء کا نتیجہ اور اسناد کامیابی تمام زعماء کو بذریعہ ڈاک ارسال کی جا چکی ہیں اس امتحان میں مندرجہ ذیل انصار نے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ آمین

۱:۔ مکرم محمد خلیل صاحب قریشی سکھیکی ضلع شیخوپورہ ۔ اوّل

۲:۔ مکرم عبد السمیع صاحب حسنی ربوہ۔ دوم

۳:۔ مکرم اخوند فیاض احمد صاحب لاہور چھاؤنی سوم

انشاء اللہ تعالیٰ انصار اللہ کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۵-۶-۷ نومبر ۱۹۸۲ء کے موقع پر سہ ماہی امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کو انعامات دیئے جائیں گے لہٰذا متعلقہ انصار اس اجتماع میں خصوصی طور پر شرکت فرمائیں

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو ۲۳ ستمبر ۱۹۸۲ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام وردہ فیروز تجویز کیا گیا ہے

نومولودہ محترم ماسٹر فیروز الدین صاحب چغتائی مرحوم لاہور کی پہلی پوتی اور محترم ماسٹر عطاء اللہ خان صاحب دار العلوم غربی ربوہ کی نواسی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(محمد عاقل چغتائی ایڈووکیٹ رحمان پورہ ۔ لاہور)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ مینجر۔

پرانی اور پیچیدہ امراض کیلئے
احباب ہمارے ۴۵ سالہ تجربہ سے فائدہ اٹھائیں۔
بھٹی دار الشفاء (ہومیو) رحمت بازار ربوہ

خدا تعالیٰ کے پیار کے حصول کے دروازے آج بھی کھلے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہٗ نے وقفِ جدید کا ذکر کرتے ہوئے جماعت کو حسبِ ذیل خوشخبری دی:۔

"خدا تعالیٰ کے پیار کے حصول کے دروازے آج بھی اسی طرح کھلے ہیں جس طرح پہلے کھلے تھے۔ مگر اس کے لیے اُن قربانیوں کی ضرورت ہے۔ جو پہلوں نے دیں"۔ (روزنامہ الفضل ۲۸ر فروری ۷۳ء)

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ حضور رحمہ اللہ کے ارشاد کے مطابق قربانیوں کے ذریعہ ان کھلے دروازوں میں داخل ہوں اور خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کریں۔

وقفِ جدید کے کام میں شامل ہونے کے لیے ایک طریق اس کے مالی جہاد میں حصہ لینا۔ اور اپنے رب کے حضور مالی قربانی پیش کرنا ہے۔ (ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

ضروری اعلان برائے کارکنات جلسہ سالانہ

جو خواتین اور بچیاں امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر جلسہ گاہ اور قیام گاہ میں ڈیوٹی دینا چاہتی ہیں وہ دفتر لجنہ مرکزیہ سے کوائف فارم حاصل کر کے پُر کر کے بھجوا دیں۔ بیرون ربوہ کی کارکنات اگر فارم حاصل نہ کر سکیں تو اپنا نام، ولدیت، تعلیم، عمر اور مکمل ایڈریس اور جہاں ڈیوٹی دینی ہو لکھ کر بھجوا دیں۔ صرف اتنا لکھیں کہ قیام گاہ میں کام کرنا چاہتی ہیں یا جلسہ گاہ میں۔ پھر مرکز جس شعبہ میں مناسب سمجھے گا آپ کو ڈیوٹی دے گا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ناظمین اضلاع انصار اللہ متوجہ ہوں

چونکہ ہمارا سالانہ اجتماع قریب آ رہا ہے۔ اس موقع پر کارکردگی کے لحاظ سے پوزیشن حاصل کرنے والے ناظمین اضلاع کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دستِ مبارک سے اسناد خوشنودی عطا فرماتے ہیں۔

اس سلسلہ میں کارکردگی کے معیار کو پرکھنے کے لیے ناظمین اضلاع کی سالانہ رپورٹس کا معائنہ کیا جاتا ہے۔ سال رواں میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ اسی کے مطابق عمل ہوگا۔ لہٰذا ناظمین کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنی کارکردگی کی سالانہ رپورٹ ۱۵ ۔ اکتوبر تک مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

انصار اور مطالعہ کتاب خلافت حقہ اسلامیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر نظارت اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام کتاب "خلافت حقہ اسلامیہ" (جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۶ء کے جلسہ سالانہ کی تقریر دلپذیر پر مشتمل ہے) بطور مطالعہ و امتحان مقرر کی گئی ہے۔ تمام زعماء و زعماء اعلیٰ ناظمین اضلاع کی خدمت میں گزارش ہے کہ سیدنا حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارک سے تمام انصار کو بروقت آگاہ فرماویں اور بار بار یاد دہانی بھی کرواتے رہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ انصار اس کتاب کا مطالعہ کر کے امتحان میں شریک ہو سکیں

ناخواندہ انصار کو بھی درس کے ذریعہ اس کتاب کا مطالعہ کرایا جائے اور حسب پروگرام زبانی امتحان لے کر مرکز کو آگاہ کریں۔

کتاب خلافت حقہ اسلامیہ کل تیس ۳۰ صفحات پر مشتمل ہے اور نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے صرف پچاس پیسے میں دستیاب ہے۔

زعماء کرام کتاب حسب ضرورت متعلقہ نظارت سے حاصل کر کے انصار میں باقاعدہ مطالعہ اور امتحان کی تیاری شروع کرا دیں، اور اس سلسلہ میں اپنی کارگزاری کی رپورٹ قیادت تعلیم انصار اللہ مرکزیہ کو بھجوائیں،

جزاکم اللہ احسن الجزاء
قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

عینک سے نجات
سرمہ طفیل قیمت ۱۱/ روپے
موتیا کا بغیر اپریشن علاج۔ دھند۔ جالا۔ مکرنے آنکھوں سے پانی۔ نظر کی کمزوری۔ آنکھوں کی ہر بیماری کے لئے بے حد مفید۔
حکیم محمد طفیل رجسٹرڈ سابق صدر طبیہ کمیٹی جوہری حال:۔ کوٹھہ کلاں گولبازار۔ ربوہ ضلع جھنگ
رجسٹرڈ نمبر ۱۴۵۹۷ ۔ H

Digitized by Khilafat Library Rabwah